سورة الحُجُرٰت

Chapter 49

The houses built with stones (especially, by the people of Samood)

آیات 18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱﴾

1-اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (اور اس عالمگیر نظامِ حیات کو قائم کرنے کی آگاہی نوعِ انساں کو دینا چاہتے ہو۔ تو اس کی بنیادی شرط یہ ہے کہ پہلے تم خود اپنی زندگیوں میں نظم وضبط قائم رکھو۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ یاد رکھو کہ) اللہ اور اس کے رسول کے سامنے (معاملات کو طے کرتے ہوئے اپنے خیالات کو) مت مقدم جانو اور اپنے اوپر اس قدر قابو رکھو کہ اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (اس لئے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾

2-(اور) اے اہلِ ایمان! (ادب واحترام کا تقاضا ہے کہ) اپنی آواز کو نبی کی آواز سے زیادہ بلند کر کے (بات) نہ کیا کرو۔ اور اس کے سامنے زور سے نہ بولو جیسے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ بولتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ (تمہارے اس طرح کرنے سے) تمہارے اعمال ضائع ہو کر رہ جائیں اور تمہیں اس کا شعور تک بھی نہ ہونے پائے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۳﴾

3-یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازوں کو دھیما رکھ کر بات کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے آزما لیا ہے کہ انہیں اپنے اوپر اس قدر قابو ہے کہ ان سے اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی نہیں ہونے پاتی۔ لہٰذا، اللہ نے انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور ان کے لئے (رسولؐ کے ادب واحترام) کا ایسا صلہ ہے جو بڑی عظمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾

4- مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ (اے رسولؐ) ان میں سے اکثر اس قسم کے نادان لوگ بھی آجاتے ہیں (کہ وہ اجتماعی نظم و ضبط تو ایک طرف، عام آداب تک کا بھی خیال نہیں کرتے، مثلاً وہ) تمہیں تمہارے مکان کے باہر ہی سے (چلا چلا) کر پکارنا شروع کردیتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾

5- حالانکہ انہیں چاہیے کہ تسلی سے انتظار کریں تا آنکہ تم اپنے گھر سے نکل کر ان کے پاس آجاؤ (پھر جو بات بھی کرنی ہے ادب و احترام کے ساتھ کریں)۔ اگر وہ (یہ طریقہ اختیار کریں) تو یہ ان کے لئے ہی خوشگوار ثابت ہوگا۔ (بہرحال، ایسا کرنے والے اگر نادانی سے یہ کر گزرتے ہیں تو) اللہ تو وہ ہے جو حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾

6- اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو (تو خبردار ہو جاؤ اور اس بات کا خیال رکھو کہ) اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص خبر لے کر آئے جس نے بے اطمینانی اور خرابی پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر رکھا ہے (فاسق) (تو فوراً اس کے پیچھے نہ لگ جاؤ) بلکہ پہلے اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو (کہ تم بلا تحقیق کوئی قدم اٹھالو) اور تم اپنی اس جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور اس کے بعد تمہیں اپنے کیے پر خود ہی پچھتانا پڑے۔

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾

7- اور جان رکھو (کہ اب تم پہلے کی طرح کی جہالت پر مبنی زندگی نہیں گزار رہے ہو) کیونکہ اب تمہارے درمیان اللہ کا رسول (رہنمائی کے معیار کے طور پر) موجود ہے۔ (تم ہر معاملہ میں اس کی طرف رجوع کرو اور یہ نہ چاہو کہ وہ تمہاری ہر بات مان لیا کرے) کیونکہ اگر وہ ہر ایک کی باتوں کو ماننے لگ جائے (تو اس سے ایسا انتشار واقع ہوگا) جس سے تم مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ اسی لئے اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت عطا کر رکھی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر رکھا ہے، اسی لئے تم کفر، فسق اور اللہ کے احکام کی نافرمانی سے نفرت کرتے ہو۔ لہٰذا، یہی وہ لوگ ہیں جو معاملات کا صحیح حل پا کر منزل تک پہنچ جاتے ہیں (رٰشِدون)۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾

8-(اس طرح کے اندازِ زندگی کا نتیجہ) اللہ کی طرف سے فضیلتیں اور فراوانیاں ہے (فضل) اور زندگی کی اذیتوں سے محفوظ ہو کر آسودگیوں کا میسر آنا ہے (نعمت)۔ اور اللہ تو جانتا ہے (کہ کون رشد و ہدایت پر ہے اور کون ایسا نہیں ہے کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو) حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾

9-اور (ایک اور اصول یاد رکھو) کہ اگر کبھی ایسا ہو کہ اہلِ ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔ لیکن اگر اس کے بعد ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے (تو یہ نہیں کہ تم بیٹھے تماشا دیکھتے رہو۔ بلکہ سب اکھٹے ہو جاؤ اور) تم اس فریق کے خلاف لڑو جو زیادتی کر رہا ہے (اور اس سے اس وقت تک لڑتے رہو) جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف واپس نہ آ جائے (جس کے مطابق فیصلہ کیا گیا تھا)۔ اور پھر اگر وہ (اس فیصلہ) کی طرف پلٹ آئیں تو پھر ان میں عدل و انصاف کے مطابق صلح کرا دو۔ اور تم انصاف کرو کیونکہ یہ ہر شک سے بالاتر بات ہے کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو انصاف کرنے والے ہوتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

ع 1 10 13 الثلثة

10-(یاد رکھو! ایسے حالات میں تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ تم کسی دشمن کے ساتھ معاملہ کر رہے ہو۔ اگر یہ فریق ایک دوسرے سے الجھ پڑے ہیں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے دو بھائیوں میں کبھی کسی بات پر اختلاف ہو جاتا ہے) اس لئے تم (ان اہلِ ایمان کو بھائی بھائی سمجھو۔ کیونکہ) تمام مومن آپس میں بھائی ہیں۔ لہٰذا، تم اپنے ان بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو۔ اور اپنے اوپر اس قدر قابو رکھو کہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے تا کہ اللہ تمہاری قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے تمہیں تمہارے کمال کی طرف لے جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

11-(اور) اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو (تو یہ اصول بھی یاد رکھو کہ کسی حالت میں بھی) ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو (جو ان کا مذاق اڑا رہی ہے)۔ اور عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق مت

اڑائیں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں (جو کہ مذاق اڑا رہی ہیں)۔ اور نہ ہی تم ایک دوسرے پر طعنے اور نہ ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے بُرے القاب سے بلاؤ۔ (یادرکھو) ایمان لے آنے کے بعد فسق ایک بہت بُرا نام (یا بہت بُری صفت ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب ہے ''ان حفاظتوں سے نکل جانا جو اللہ کے قوانین کے مطابق نشوونما دیتی ہیں اور بے اطمینانی وخرابی پیدا کرنے والے طریقے اختیار کرلینا)۔ اور جو ان طریقوں سے باز نہیں آتے تو یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑ کر انسانوں کے لئے تاریکیاں اور تباہیاں پیدا کرنے کے مجرم بنتے ہیں (ظالمون)۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

12-(جب باہمی اختلافات ہوجاتے ہیں تو اس سے فساد پھیلانے والے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور فریقین میں لگائی بجھائی کی باتیں کرتے ہیں۔ تم اس سلسلے میں بڑے محتاط رہو اور ایک دوسرے کے متعلق بہتر خیالات سے کام لو)۔ اس لئے اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو تو تم اس طرح کی بہت سی بدگمانیوں سے اجتناب کرو، کیونکہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ بعض بدگمانیاں ایسی ہوتی ہیں جو گناہ سرزد کروانے کا باعث بنتی ہیں۔ اور (یہ بھی یادرکھو کہ) ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ ہی تم ایک دوسرے کی غیر حاضری میں اس کے خلاف باتیں کیا کرو (کیونکہ یوں غیبت کرنا تو ایسے ہی ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا جائے۔ ذرا سوچو کہ) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ لہٰذا، تم اس سے نفرت کرتے رہو۔ اور اپنے اوپر اس قدر قابو رکھو کہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔ یقیناً ''اللہ تو وہ ہے جو غلط راستوں سے نکل کر درست راستوں پر آنے والوں کی واپسی کو قبول کر لیتا ہے (توّاب) اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال کی طرف لے جاتا ہے (رحیم)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۱۳

13-(اور جن بُرائیوں سے بچنے کے لئے آگاہی دی جارہی ہے، ان بُرائیوں کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو حقیر سمجھے۔ حالانکہ) اے نوعِ انساں! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے تخلیق کیا ہے (اس لئے کوئی انسان دوسرے انسان سے تخلیق کی بنیاد پر برتر نہیں ہے)۔ باقی رہے تمہارے خاندان اور قبیلے تو وہ اس لئے بنائے

ہیں تا کہ تم ایک دوسرے سے تعارف کر سکو (لیکن اس کی بنیاد پر کوئی ایک دوسرے سے برتری کا دعویٰ نہیں کر سکتا) کیونکہ یہ بات ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ اللہ کے نزدیک تم سب میں سے عزت والا وہ ہے جسے اپنے اوپر اس قدر اختیار حاصل ہے کہ اس سے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں ہونے پاتی۔ لہٰذا، اس حقیقت کو سامنے رکھو کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور اسے ہر ایک کی خبر ہوتی ہے (اس لئے کوئی بھی کسی معاملے میں اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا)۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

14-(چنانچہ خود اسلامی نظام میں داخل ہونے والوں کے مدارج کا تعین بھی اسی معیار کے مطابق ہوگا۔ مثلاً) یہ اعراب یعنی یہ کم تہذیب یافتہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (اس لئے ہم مومنین کے زمرہ میں شمار ہوں گے۔ لیکن) تم ان سے کہو کہ، تم ابھی مومن کے درجے پر نہیں پہنچے (یعنی ابھی تم اس حالت میں داخل نہیں ہوئے جہاں نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی حاصل ہوتی ہے)۔ لہٰذا، ابھی تم صرف اتنا کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں (یعنی ابھی ہم امن وسلامتی قبول کر کے فرماں بردار بنے ہیں)۔ کیونکہ ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ البتہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو گے اور اس سلسلے میں تم جو بھی عمل کرتے رہو گے (تو اللہ اس کے صلے میں) کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنی حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

15-(اب ذرا سنو کہ مومن کن لوگوں کو کہا جاتا ہے)۔ مومن صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں (اس طرح کا ایمان کہ اس کے بعد ان کے دل میں ذرا سا بھی) شک اور اضطراب باقی نہ رہے۔ اور پھر وہ اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں (یعنی اللہ کے نازل کردہ نظامِ زندگی کی مستقل اقدار کو قائم رکھنے اور مستحکم رکھنے کے لئے مال کی ضرورت پڑے تو مال دے دیں اور جان کی ضرورت پڑے تو اپنی جان دے دیں)۔ چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں (جو اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہوتے ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾

16-(اس سلسلے میں خبردار رہو کہ ایمان کی سچائی اعمال سے ثابت ہوتی ہے۔ اور جو صرف باتیں بنانے والے ہیں، ان

سے) کہو کہ کیا تم اللہ پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہو کہ تم (بڑے اطاعت گزار اور) دین اپنانے والے ہو۔ حالانکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کو ان سب کا علم ہے (اس لئے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾

17-(ان کی حالت یہ ہے کہ، اے رسولؐ) یہ لوگ تم پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے۔ (مگر تم ان سے) کہو کہ تم مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان مت رکھو بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھا دی (جو سیدھی اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے)۔ لہٰذا، اگر تم اپنے (دعویٰ ایمان میں) سچے ہو (تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ کے احسان مند رہو)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع 2 8 14

18-(ان سے یہ بھی کہہ دو کہ تمہارے کہنے اور جتانے کی کوئی ضرورت نہیں) کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی یعنی ساری کائنات کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے (اس لئے تمہارے اعمال اس سے کیسے چھپے رہ سکتے ہیں) کیونکہ اللہ ان سب کاموں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جو تم کر رہے ہوتے ہو (اس لئے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔